ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-10

ماخذ تحقیقی مجلہ

OPEN ACCESS

CC BY NC

ڈاکٹر محمد وقار

اسسٹنٹ پروفیسر، نمل، کراچی۔

ڈاکٹر نعمان نعیم

صدر جامعہ بنوریہ العلمیہ، سائٹ کراچی۔

خاندانی نظام کے استحکام کیلئے نکاح کی نبوی حکمت عملیاں: ایک اطلاقی جائزہ

Dr. Muhammad Waqar *
Assistant Professor NUML Karachi.
Dr. Noman Naeem
President Jamia Binoria Al-Alamiya SITE Karachi.

***Corresponding Author:** muhammadwaqar167@gmail.com

Prophetic Strategies of Marriage for Family System Stability: An Applied Study

Islam is a universal way of life that guides an individual in all areas of life. The family system is vital in an Islamic society because it fulfills the physical, mental, spiritual, and natural needs of an individual and serves as the basis for social morality, stability, ensuring human survival, and the religious upbringing of children. The prophetic teachings have always geared towards fortifying the structure of the family for the purpose of ensuring cohesive societies. Islamic Family law considers family to be based on 'Nikah' which means 'marriage'. Marriage in Islam is an act of worship and must be performed in a way to safeguard morality, society, and the family. As Prophet Muhammad (peace be upon him) said, marriage prevents social unrest and corruption. It establishes the base for a family unit that is morally and socially stable. In Islam, marriage acts as a source

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-10

of moral and spiritual safeguard for an individual, and simultaneously preserves a civilization through procreation, maintaining harmony and peace within the society. It is the practical part of this study that makes it worthwhile as it examines real-world problems, all while providing theoretical discussions. The concepts discussed in this study are supported by prophetic teachings in authentic hadith collections and their classical commentators. Today culture is opposing and fragmenting this family system. The structure of families is eroding due to cultural changes, economic difficulties, and an increasing onslaught of technology. The harmony of families is affected by aging relatives, increasing rate of divorce, and deteriorating marriages. The emerging individualistic trends, moral decay, and avoidance of marriage have created a sociological problem. In this context, it is necessary to revisit the methods of ensuring family stability through a prophetic lens. In Islam, balancing modern challenges with Islamic principles of setting caring and protective boundaries for the family is essential to this study. The study aims towards attaining the peaceful family atmosphere while paving the way towards the positive overall development of the society.

Key Words: *Marriage, Society, Family, Nikah, Stability, Prophetic teaching, Code of life, Covenant.*

تعارف:

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے، جو انسانی زندگی کے ہر پہلو کے لیے رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ فرد، خاندان اور معاشرہ تین ایسے اہم ستون ہیں جن پر ایک صالح تمدن کی بنیاد قائم ہوتی ہے۔ ان میں سے "خاندانی نظام" کو اسلامی معاشرت میں مرکزی حیثیت حاصل ہے، کیونکہ یہ نہ صرف فرد کی فطری، جسمانی، نفسیاتی اور روحانی تسکین کا ذریعہ ہے بلکہ معاشرتی اخلاق، استحکام، نسل انسانی کی بقا، اور بچوں کی دینی تربیت کی بنیاد بھی ہے۔ نبوی تعلیمات نے خاندانی ادارے کو مضبوط بنانے کے لیے متعدد اصول، ہدایات اور عملی نمونے پیش کیے ہیں، جو آج کے بگڑتے ہوئے معاشرتی نظام کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔ خاندانی نظام کی بنیاد شریعت مطہرہ نے "نکاح" پر رکھی

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-10
ماخذ تحقیقی مجلہ

ہے۔ اسلام نے نکاح کو نہ صرف ایک عبادت قرار دیا بلکہ خاندانی، معاشرتی اور اخلاقی استحکام کا ذریعہ بھی بنایا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی احادیثِ مبارکہ اس حقیقت پر روشنی ڈالتی ہیں کہ نکاح کس طرح ایک صالح اور مضبوط خاندان کی بنیاد رکھتا ہے، اور معاشرے میں فتنہ و فساد کی روک تھام کا ذریعہ بنتا ہے۔ نکاح نہ صرف فرد کی اخلاقی اور روحانی حفاظت کا ذریعہ ہے بلکہ پورے خاندانی نظام کے استحکام، نسل انسانی کی بقا، بچوں کی تربیت اور معاشرتی امن و سکون کی بنیاد بھی ہے۔ اس مطالعہ کی اہمیت اس کے اطلاقی پہلو میں مضمر ہے، کیونکہ اس میں نہ صرف نظریاتی بحث کی گئی ہے بلکہ عملی اقدامات کیلئے حکمت عملیاں بھی پیش کی گئی ہیں۔ اس مطالعہ میں نبوی تعلیمات کی روشنی میں صحاح ستہ اور دیگر مستند کتبِ احادیث اور ان کتب پر لکھی گئی محدثین کی شروحات سے استفادہ کیا گیا ہے تاکہ اپنے دلائل کو مستحکم بنایا جا سکے۔

آج کے معاشرے میں خاندانی نظام ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ افراد میں معاشی دباؤ، سماجی تبدیلیاں، اور ٹیکنالوجی کے بڑھتے ہوئے اثرات نے خاندانی ڈھانچے کو کمزور کیا ہے۔ رشتوں میں تناؤ، طلاق کی شرح میں اضافہ، اور نسلوں کے درمیان خلیج نے خاندانی ہم آہنگی کو متاثر کیا ہے۔ آزادی، بے راہ روی، اور نکاح سے گریز کے رجحانات نے معاشرتی بحران کو جنم دیا ہے۔ ایسے میں نبوی تعلیمات کی روشنی میں خاندانی استحکام کی حکمت عملیوں کا از سرِ نو مطالعہ وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ یہ مطالعہ معاصر معاشرے میں خاندانی نظام کے استحکام کے لیے ایک جامع منصوبہ پیش کرتا ہے، جو اسلامی اقدار کو جدید چیلنجز کے ساتھ ہم آہنگ کرتا ہے۔ اس کا مقصد نہ صرف خاندانی ہم آہنگی کو فروغ دینا ہے بلکہ معاشرے کی مجموعی بہتری کے لیے ایک مضبوط بنیاد فراہم کرنا ہے۔

نکاح کا معنی و مفہوم

نکاح ایک ایسا شرعی معاہدہ ہے جو مرد و عورت کے درمیان جائز مباشرت، استمتاع، باہمی فائدہ، اور دیگر ازدواجی حقوق و فرائض جیسے وراثت، نان و نفقہ، اور تحفظِ نسب کو قانونی طور پر قائم کرتا ہے۔۔ یہ خاندانی نظام کو مستحکم کرنے اور معاشرتی ہم آہنگی کو فروغ دینے کا ذریعہ ہے۔ فیروز آبادی نے نکاح کے معنی "ہمبستری اور عقد" ذکر کیے ہیں۔[1] محمود عبد الرحمٰن نے نکاح کے معنی "جوڑنے اور اکٹھا کرنے" کے لیے ہیں۔[2] امام راغب اصفہانی نے نکاح کے معنی بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس کے اصلی معنی "عقد" کے ہی ہیں البتہ اسے "ہمبستری" کے معنی میں

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-10
ماخذ تحقیقی مجلہ

بطور استعارہ استعمال کیا جاتا ہے۔[3] علامہ شامی لکھتے ہیں کہ فقہاء کے نزدیک (نکاح) ایک ایسا معاہدہ ہے جو (عورت سے) فائدہ اٹھانے کا حق (مرد کو) دیتا ہے، یعنی اس سے مراد یہ ہے کہ مرد کو ایسی عورت سے جنسی فائدہ اٹھانا حلال ہو جاتا ہے جس کے نکاح میں کوئی شرعی رکاوٹ نہ ہو۔[4] امام نووی نے لکھا ہے کہ حقیقت میں نکاح کا لفظ "عقد" کیلئے اور "ہمبستری" کے معنی میں مجازی طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔[5] علامہ شوکانی ذکر کرتے ہیں کہ نکاح "ضم اور تداخل" کو کہتے ہیں۔ ضم اس اعتبار سے کہ اس میں مرد و عورت کا ایک دوسرے کے ساتھ قانونی و معاشرتی طور پر جڑ جانا ہوتا ہے اور تداخل اس حیثیت سے کہ نکاح کے بعد جسمانی تعلق یا ازدواجی ملاپ کا جواز ثابت ہو جاتا ہے۔[6]

نکاح خاندانی نظام کی بنیاد

نکاح اسلامی شریعت میں ایک مقدس معاہدہ ہے جو مرد اور عورت کے درمیان باہمی رضامندی سے قائم ہوتا ہے، جس کا مقصد حلال رشتہ قائم کرنا، خاندانی نظام کو مستحکم کرنا، اور معاشرتی ہم آہنگی کو فروغ دینا ہے۔ یہ عمل فرد کو عصمت، عفت، سکون، اولاد، اور سماجی بقا جیسی نعمتوں سے نوازتا ہے اور معاشرے کو انتشار سے بچاتا ہے۔ امام نووی کے مطابق نکاح کا مقصد معاشرے کو بے حیائی سے بچانا اور حلال ذرائع سے نسل انسانی کی بقا کو یقینی بنانا ہے اور نکاح کا بہترین طریقہ وہ ہے جو محبت اور اخلاقی تعلقات پر مبنی ہو۔[7] امام غزالی لکھتے ہیں کہ نکاح محض شہوت کی تکمیل کا ذریعہ نہیں بلکہ ایک مقدس سماجی معاہدہ ہے جو نسل کی بقا اور معاشرتی توازن کی ضامن ہے۔[8] طاہر القادری نے نکاح کو عورت اور مرد کے مابین ایک پختہ شریفانہ عمرانی معاہدہ قرار دیا ہے جو جائز جنسی تعلق اور اولاد کا نسب صحیح ہونے کا ذریعہ بنتا ہے۔[9] نکاح نہ صرف جنسی بے راہ روی سے بچاتا ہے بلکہ ایک منظم خاندان کی بنیاد رکھتا ہے۔ نکاح سے حاصل ہونے والی عفت، محبت اور ذمہ داری کا جذبہ فرد کو معاشرتی کردار ادا کرنے کے قابل بناتا ہے۔

نکاح آدھا دین ہے

آپ ﷺ نے نکاح کو آدھا دین بھی قرار دیا ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

إِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ اسْتَكْمَلَ نِصْفَ الدِّيْنِ فَلْيَتَّقِ فِي النِّصْفِ الْبَاقِيْ۔[10]

جو کوئی نکاح کرتا ہے تو وہ آدھا ایمان مکمل کر لیتا ہے اور باقی آدھے دین میں اللہ سے ڈرتا رہے۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-10

امام البانی نے اس حدیث کو "حسن" قرار دیا ہے۔[11] امام غزالی نے اسی سے ملتی جلتی حدیث ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے کہ جب انسان نکاح کر لیتا ہے تو وہ اپنے دین کے آدھے حصے کو محفوظ کر لیتا ہے، کیونکہ نکاح کے ذریعے وہ شہوات سے باز رہتا ہے اور اس کا راستہ مستقیم ہو جاتا ہے۔ آپ مزید لکھتے ہیں کہ اس حدیث سے اس طرف بھی اشارہ ملتا ہے کہ نکاح بہت سے فسادات سے بچاؤ کا ایک ذریعہ ہے، کیونکہ فساد عام طور پر انسان کے جسم اور اس کی زندگی کو نقصان پہنچاتا ہے۔[12] ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ یہ حدیث نکاح کو نہ صرف ایک شرعی فریضہ بلکہ نفسانی خواہشات کو کنٹرول کرنے اور دین کی پابندی کا ایک اہم ذریعہ قرار دیتی ہے۔ مزید لکھا ہے کہ نکاح شیطان سے حفاظت، خواہشات کی روک تھام، نظر نیچی رکھنے، اور فرج کی حفاظت کا ذریعہ ہے۔[13]

یہ حدیث اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ نکاح دین کی آدھی تکمیل ہے اور ایمان کی تکمیل میں کتنا اہم ہے اور خاندان کی تشکیل میں اس کی بنیادی حیثیت ہے۔ اسی طرح نکاح صرف ایک معاملہ ہی نہیں، بلکہ یہ ایمان کا ایک اہم حصہ ہے، جو انسان کو گناہ سے بچا کر نیک اعمال کی طرف راغب کرتا ہے۔

نکاح پاکدامنی کا ذریعہ ہے

آپ ﷺ نے نکاح کو دین کا جزوِلازم قرار دیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ۔[14]

اے نوجوانو! تم میں سے جو شخص نکاح (شادی) کا خرچ برداشت کر سکتا ہے، اسے نکاح کر لینا چاہیے کیونکہ یہ نگاہ کو نیچا رکھنے اور شرمگاہ کی حفاظت کا بہتر ذریعہ ہے، اور جو اس کی استطاعت نہیں رکھتا وہ روزے رکھے کیونکہ روزہ اس کے لیے (شہوت کو) توڑنے والا ہے۔

امام بخاری نے "باب من استطاع الباءة فليتزوج" کے تحت احادیث درج کیں اور اس سے نکاح کو معاشرتی ضرورت قرار دیا۔ ملا علی قاری نے "الباءۃ" سے مہر اور نفقہ مراد لیا ہے اور اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ جو شخص مہر اور عورت کا نفقہ ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہے تو اس کیلئے نکاح کرنا ضروری ہے۔[15] امام نووی نے اس حدیث

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-10

کی تشریح میں لکھا ہے کہ "الباءۃ" سے مراد نکاح اور جماع کی قدرت ہے۔ اس حدیث میں آپ ﷺ نے نکاح کی دو بڑی حکمتیں بیان فرمائی ہیں: نگاہ کی حفاظت اور شرمگاہ کی حفاظت۔ یہ دونوں امور فحاشی اور منکرات سے بچنے کا ذریعہ ہیں۔ اور جو شخص نکاح کی استطاعت نہ رکھتا ہو، اس کے لیے روزہ رکھنے کی ہدایت ہے، کیونکہ روزہ شہوت کو کم کرتا ہے اور نفس کو ضبط میں رکھتا ہے۔[۱۶] علامہ شوکانی نے "الباءۃ" کے مختلف اقوال ذکر کر کے اس کے معنیٰ کی وسعت کی طرف اشارہ کیا ہے کہ اس سے مراد "نکاح، جماع پر قدرت رکھنا اور نکاح کی ذمہ داری کا بوجھ اٹھانے" ہے۔ مزید لکھتے ہیں کہ نکاح کا مقصد بدکاری اور فحش کاموں سے بچ کر نظر اور صنفی عضو کی حفاظت کرنا ہے۔[۱۷] علامہ ابن حجر نے لکھا ہے کہ نکاح نفسانی خواہشات کو شرعی دائرے میں رکھنے کا ذریعہ ہے، خاص طور پر نسل کے لیے۔ اگر نکاح کے اخراجات برداشت نہ کر سکے تو روزہ رکھنے کی ہدایت دی گئی ہے تاکہ خواہش کم ہو۔ دوا کے ذریعے خواہش کو کم کرنا جائز ہے مگر مکمل ختم کرنا نقصان دہ ہے اور خواہشات کو شرعی حدود میں رکھنا اور نکاح کو فروغ دینا ضروری ہے۔ آپ نے مزید لکھا ہے کہ "اس حدیث میں نکاح کی ترغیب دینے کے ساتھ ساتھ اس کی دو اہم حکمتیں بیان کی گئی ہیں: نگاہ کی حفاظت اور شرمگاہ کی حفاظت۔ یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ نوجوانوں کے لیے شادی کرنا افضل ہے، خاص طور پر جب جنسی خواہشات غالب ہوں۔[۱۸]

نکاح سنتِ نبوی ﷺ ہے

نکاح ایک معاشرتی معاہدہ نہیں بلکہ دینی فریضہ اور سنتِ نبوی ﷺ ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

النِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِي، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي۔[۱۹]

نکاح میری سنت ہے، اور جو میری سنت سے روگردانی کرے وہ مجھ سے نہیں۔

امام نووی اس حدیث کی روشنی میں بیان کرتے ہیں کہ اس حدیث کا مصداق وہ شخص ہے جو نکاح سے صرف کنارہ کشی اور اس بات پر یقین نہ رکھے کہ نکاح اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ طریقے اور شرعی حیثیت کے مطابق ہے۔[۲۰] علامہ شوکانی اس حدیث کو آپ ﷺ کی طرزِ زندگی سے جوڑ کر نکاح کی دینی حیثیت کو ثابت کرتے ہیں، چنانچہ لکھتے ہیں کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ نکاح آپ ﷺ کی طریقت ہے، اور جو اس سے اعراض کرے

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-10

وہ ان کے طریقے سے منہ موڑتا ہے اور رہبانیت کی طرف چلا جاتا ہے اور اتباع کے بجائے بدعت کو اپنا لیتا ہے۔[۲۱] امام غزالی کے نزدیک نکاح کو ترک کرنا عملی طور پر نبوی طرزِ حیات سے انحراف ہے۔ کیونکہ حدیث سے نکاح کے منع کرنے پر مذمت کا اشارہ ملتا ہے۔[۲۲] علامہ ابن حجر نے کہا کہ جو نکاح سے اعراض کرتا ہے باوجود اس کی طاقت اور قدرت ہو تو وہ گویا نبی ﷺ کے طریقے کو چھوڑ کو غیر کے طریقے کو اپناتا ہے اور ایسا شخص رہبانیت کو اختیار کرتا ہے جس کو اسلام میں ناپسندیدہ عمل قرار دیا ہے۔ نکاح کے ذریعے شہوت کو مات ملتی ہے، نفس پاکیزہ ہوتا ہے اور نسل میں اضافہ ہوتا ہے اور یہی تعلیمات ہمیں آپ ﷺ کے طریقوں میں ملتی ہے۔[۲۳]

احادیث اور محدثین کے اقوال سے واضح معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی خاندانی نظام کی بنیاد نکاح پر ہے۔ ایک مضبوط خاندانی نظام کی تشکیل میں نکاح کا کردار مرکزی حیثیت کا حامل ہے نکاح نہ صرف جنسی پاکیزگی اور معاشرتی تحفظ کا ذریعہ ہے، بلکہ یہ اولاد کی نیک پرورش، باہمی رحم و کرم، اور ذمہ داریوں کی ادائیگی کا بھی ضامن ہے۔ محدثین نے اسے "سنت" اور "فریضہ" قرار دے کر اس کی اہمیت کو دوچند کیا ہے۔ نکاح دینِ اسلام کا اہم شعور، انبیائے کرام کی سنت، فطری تقاضا، اور معاشرتی استحکام کا زینہ ہے۔ استطاعت کے باوجود نکاح سے گریز کو نہ صرف ترکِ سنت بلکہ دینی کمزوری قرار دیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نبوی تعلیمات نے نکاح کے ذریعے انسانی معاشرے کو تحفظ، استحکام اور خوشحالی بخشی ہے، جس کی وجہ سے خاندانی نظام مضبوط بنیادوں پر استوار ہے۔

نکاح میں دینداری کو ترجیح دیں

نبوی تعلیمات میں شادی کو ایمان، محبت، اور باہمی احترام کی بنیاد پر قائم کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ آپ ﷺ نے رشتہ کے انتخاب کا معیار "دینداری، اچھے اخلاق اور تقویٰ" پر رکھا ہے۔ شریک حیات کا انتخاب دین اور اچھے اخلاق کی بنیاد پر کیا جائے، جو خاندانی ہم آہنگی اور معاشرتی استحکام کی ضمانت دیتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ: لِمَالِهَا، وَلِحَسَبِهَا، وَجَمَالِهَا، وَلِدِينِهَا، فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ[۲۴]

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-10

عورت سے نکاح چار چیزوں کی بنیاد پر کیا جاتا ہے اس کے مال کی وجہ سے اور اس کے خاندانی شرف کی وجہ سے اور اس کی خوبصورتی کی وجہ سے اور اس کے دین کی وجہ سے اور تو دیندار عورت سے نکاح کر کے کامیابی حاصل کر، اگر ایسا نہ کرے تو تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے گی (یعنی اخیر میں تجھ کو ندامت ہوگی)۔

حدیث میں دین والی عورت کو ترجیح دینے کی ترغیب دی گئی ہے، کیونکہ دین ہی اس کی زندگی اور تعلقات کو سنوارنے کا ذریعہ ہے۔ مال، حسب، اور جمال عارضی ہیں، لیکن دین دائمی خیر کا باعث ہے۔ نیز "تربت یداک" کے لفظی معنی (تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں) کو کنایہ کے طور پر لیا، جس کا مطلب ہے کہ اگر تم دین والی عورت کا انتخاب نہ کرو تو ناکامی اور پچھتاوا ہوگا۔ امام ترمذی نے اس حدیث کو اپنی سنن میں نقل نہیں کیا، لیکن اس سے ملتی جلتی حدیث کے حوالے سے کہا کہ دین اور اخلاق کی اہمیت کو نظر انداز کرنے سے معاشرے میں فساد پھیلتا ہے۔ انہوں نے اسے حسن درجے کی حدیث قرار دیا۔[۲۵] امام نووی نے اپنی شرح میں لکھا کہ یہ حدیث نکاح کے انتخاب میں دین کو بنیادی معیار قرار دیتی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ حدیث میں ہر معاملے میں اہلِ دین کے ساتھ صحبت کرنے کی ترغیب دی گئی ہے، کیونکہ ان کے ساتھ رہنے والا ان کے اخلاق، برکت اور حسنِ سلوک سے فائدہ اٹھاتا ہے، اور جو ان کی طرف سے فساد پھیلاتا ہے وہ نقصان پہنچانے والا ہوتا ہے۔[۲۶] علامہ مناوی نے لکھا ہے کہ آپ ﷺ نے نکاح کرتے وقت اس بات کی تلقین کی ہے کہ مسلمان مرد کو دین داری کو اولین ترجیح دینی چاہیے۔ مزید لکھا ہے کہ "تربت یداک" (تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں) کا ظاہری مفہوم بددعا کا ہے، مگر یہاں اس کا مطلب بددعا نہیں بلکہ تاکید، ترغیب اور توجہ دلانے کا اسلوب ہے، جو عربی محاورات کا خاصہ ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ دین دار عورت سے نکاح میں تمہاری حقیقی کامیابی اور سعادت ہے، پس تم اسی کو اختیار کرو اور اگر دینداری کو ترجیح نہ دی تو محتاج ہو جاؤ گے۔[۲۷] علامہ ابن حجر فرماتے ہیں کہ یہ حدیث لوگوں کی عادات (مال، حسب، جمال) کو بیان کرتی ہے، لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دین کو ترجیح دینے کی واضح ہدایت کی۔ مسلمان کو اپنے ہر امر میں دینداری کو ملحوظ رکھنا چاہیے بالخصوص ایسے معاملہ میں جہاں کسی دوسرے کے ساتھ طویل عرصہ تک تعلق قائم کرنا ہو۔ نکاح کے معاملہ میں مال، حسب اور جمال سے پہلے دینداری کو دیکھا جائے اور جس عورت میں دینداری کے ساتھ دیگر امور ہوں تو اسے ترجیح دی

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-10

جائے۔ آپ مزید لکھتے ہیں کہ حدیث اس بات کی طرف بھی اشارہ کرتی ہے کہ جو کم عقل لوگ ہوتے ہیں وہ دینداری کے بجائے دیگر امور کو فوقیت دیتے ہیں۔[۲۸] علامہ شوکانی نے لکھا ہے کہ نکاح کے وقت ہر لحاظ سے مسلمان مرد عورت کا مطمح نظر دینداری ہونی چاہیے، البتہ عورت سے نکاح اس کے حسن وجمال کی وجہ سے کرنا مستحب ہے کیونکہ حدیث میں حسن وجمال کا تعلق اس کی ذات اور صفات دونوں سے متعلق ہے لہذا صرف ذات اور ظاہری شکل وصورت کو ہی دیکھ کر نکاح کرنے سے گریز کرنا چاہیے بلکہ اگر اخلاقی وصفاتی حسن وجمال بھی ملحوظِ نظر ہو۔[۲۹] ملا علی قاری نے حدیث کے تناظر میں خوبصورتی کے ساتھ خوب سیرت کو دیکھا ہے اور کہا ہے کہ حدیث میں خوب سیرت کو زیادہ اہمیت دی گئی ہے جس کے نتیجہ میں نکاح کے مقصود کو کامیاب بنایا جاسکتا ہے۔[۳۰]

حدیث سے اس بات کی نشاندہی ملتی ہے کہ نکاح کے انتخاب میں دین کو بنیادی معیار ہونا چاہیے۔ دین سے مراد تقویٰ، شرعی احکام کی پابندی، اور اچھے اخلاق ہیں۔ اگرچہ مال، حسب، اور جمال کو لوگ عموماً ترجیح دیتے ہیں، لیکن یہ عارضی ہیں اور ان کی بنیاد پر نکاح کا فیصلہ کرنا ناکامی کا باعث بن سکتا ہے۔ دین دار عورت گھر کی بنیاد کو مضبوط کرتی ہے، کیونکہ وہ اپنے شوہر کے ساتھ تعاون کرتی ہے، اولاد کی دینی تربیت کرتی ہے، اور گھریلو زندگی کو شرعی اصولوں کے مطابق چلاتی ہے۔ دین کے ساتھ اخلاق بھی اہم ہیں۔ محدثین نے واضح کیا کہ دین دار عورت کے اچھے اخلاق اسے شوہر اور خاندان کے لیے خیر کا باعث بناتے ہیں۔

نکاح معاشرتی فساد سے حفاظت کا ذریعہ ہے

نبوی تعلیمات میں نکاح کو اسلامی اقدار کیلئے بنیاد بنایا گیا ہے اور اس کے لیے معیارِ انتخاب "دین واخلاق" ہونا چاہیے، نہ کہ صرف مال وحسب ونسب۔ اگر دین دار رشتے کو رد کیا جائے تو نوجوان نسل غیر شرعی تعلقات یا بے راہ روی کی طرف مائل ہو سکتی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

إِذَا خَطَبَ إِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ وَخُلُقَهُ فَزَوِّجُوهُ، إِلَّا تَفْعَلُوا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيضٌ[۳۱]

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-10

جب تمہیں کوئی ایسا شخص شادی کا پیغام دے، جس کی دین داری اور اخلاق سے تمہیں اطمینان ہو تو اس سے شادی کر دو۔ اگر ایسا نہیں کرو گے تو زمین میں فتنہ اور فساد عظیم برپا ہو گا۔

امام ترمذی کے مطابق حدیث اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ نکاح میں دین و اخلاق کو اہمیت دی گئی ہے۔ علامہ ابن قیم نے اس سے ملتی جلتی حدیث کو "**فصل فی حکمہ ﷺ فی الکفاءۃ فی النکاح**" میں ذکر کر کے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ نکاح میں کفو اور برابری کے معاملہ میں ظاہری مال و جاہ کے بجائے دین اور اخلاق کو مقدم رکھنا چاہیے۔[۳۲] علامہ شوکانی نے حدیث کی روشنی میں "دینداری اور اخلاق" کو معیارِ نکاح کیلئے معتبر سمجھا ہے۔[۳۳] شیخ البانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ معاشرتی فساد سے بچنے کا نبوی نسخہ ہے۔ انہوں نے حدیث میں فتنہ وفساد کو اخلاق و کردار میں بگاڑ اور زنا و بدکاری کے عام ہو جانے کے تناظر میں دیکھا ہے۔[۳۴] امام غزالی نے اسی سے ملتی جلتی حدیث ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ حدیث بہت بڑے فتنہ وفساد کے خوف سے بچنے کیلئے تمام مسلمانوں کو نکاح کی ترغیب دے رہی ہے۔[۳۵] امام مناوی لکھتے ہیں کہ یہ حدیث واضح کرتی ہے کہ اگر دینداری اور اچھے اخلاق پر مال و جاہ کو ترجیح دی جائے اور دینداری کو نظر انداز کیا جائے تو معاشرہ اخلاقی پستی کا شکار ہو جاتا ہے۔ اور مرد و عورت بغیر نکاح کے ہو کر زنا میں مبتلا ہو جائیں گے اور عار کی وجہ سے ایک دوسرے کو قتل کریں گے جس سے فتنہ وفساد کا ماحول گرم ہو جائے گا۔[۳۶] ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ حدیث میں فتنہ سے مراد زنا اور غیر شرعی تعلقات ہیں، اور فساد سے مراد معاشرتی بگاڑ، عداوت اور خاندانوں کا ٹوٹ جانا ہے۔[۳۷]

اس حدیث اور محدثین کے اقوال سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حدیث والدین، سرپرستوں اور معاشرے کے بزرگوں کے لیے رہنمائی ہے کہ وہ رشتہ داری میں شرعی اصولوں کو مقدم رکھیں اور اس اصول کی پیروی نہ کرنا معاشرتی زوال، خاندانی نظام کی تباہی اور بدکرداری کو فروغ دیتا ہے۔ سماجی فساد جیسے کہ نکاح میں تاخیر، غیر ضروری مطالبات، دنیاوی معیار کو مقدم رکھنا اور حسب و نسب پر فخر جیسے رویے اس حدیث کی مخالفت کرتے ہیں اور اس سے فتنہ وفساد کی راہیں کھلتی ہیں۔ نبوی تعلیمات پر عمل نہ کرنا فتنہ اور فساد کا باعث بنتا ہے، جس کی علامات آج کے معاشرے میں دیکھی جا سکتی ہیں۔ لہٰذا نکاح میں دینی اور اخلاقی معیار کو ترجیح دینا معاشرتی استحکام کا سبب ہے۔

ماخذ تحقیقی مجلہ
ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-10

نکاح میں مال و جمال کو ترجیح نہ دیں

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَا تَزَوَّجُوا النِّسَاءَ لِحُسْنِهِنَّ، فَعَسَى حُسْنُهُنَّ أَنْ يُرْدِيَهُنَّ، وَلَا تَزَوَّجُوهُنَّ لِأَمْوَالِهِنَّ، فَعَسَى أَمْوَالُهُنَّ أَنْ تُطْغِيَهُنَّ، وَلَكِنْ تَزَوَّجُوهُنَّ عَلَى الدِّينِ، وَلَأَمَةٌ خَرْمَاءُ سَوْدَاءُ ذَاتُ دِينٍ أَفْضَلُ۔ [۳۸]

عورتوں سے صرف ان کے حسن و جمال کو دیکھ کر شادی نہ کرو، ہو سکتا ہے حسن و جمال ہی ان کو تباہ و برباد کر دے، اور عورتوں سے ان کے مال و دولت کو دیکھ کر شادی نہ کرو، ہو سکتا ہے ان کے مال ان کو سرکش بنا دیں، بلکہ ان کی دین داری کی وجہ سے ان سے شادی کرو، ایک کان کٹی کالی لونڈی جو دیندار ہو زیادہ بہتر ہے۔

شیخ البانی نے اس حدیث کی سند کو "ضعیف" قرار دیا ہے۔[۳۹] علامہ شوکانی کے مطابق اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ نکاح کے لیے دینداری کے بجائے حسن و دولت کو اصل معیار بنانا ناپسندیدہ ہے۔ حدیث کے مطابق نکاح میں تمام امور " حسب، مال، حسن اور دینداری "کا انتخاب اگرچہ مباح ہے مگر ان میں بھی دینداری کو ترجیح دینا بہتر اور اولیٰ ہے۔[۴۰] علامہ منذری نے نکاح میں باطنی خوبصورتی یعنی دین داری کو ظاہری خوبصورتی پر ترجیح دینے کے تناظر میں دیکھا ہے۔[۴۱]

یہ حدیث نبی کریم ﷺ کی عقلمندانہ رہنمائی کا نمونہ ہے کہ نکاح جیسا اہم معاملہ ظاہری اسباب (حسن و مال) کے بجائے دین داری کی بنیاد پر ہونا چاہیے۔ کیونکہ یہی اصل میں خوشگوار ازدواجی زندگی اور معاشرتی استحکام کی ضامن ہے۔ معاشرتی استحکام اور نیک اولاد کی بنیاد دین دار والدین سے ہوتی ہے۔مال و جمال فتنہ بن سکتے ہیں اگر ان کے ساتھ تقویٰ نہ ہو۔ نبی ﷺ نے کالی باندی کی مثال دے کر واضح فرمایا کہ ظاہری معیار نہیں، بلکہ دین اصل خوبی ہے۔

نکاح میں سادگی اور آسانیاں پیدا کریں

نبوی تعلیمات میں نکاح کو ایک فطری، سادہ، اور کم خرچ عمل بنایا گیا ہے تاکہ معاشرے کے ہر طبقے کے لیے یہ آسان ہو اور غیر ضروری معاشی بوجھ کم ہو۔ مہر کی معقولیت، تقریبات میں سادگی، اور شرعی تقاضوں کی کمی اس کے اہم ستون ہیں۔ اس طرح نکاح نہ صرف مالی بوجھ کو کم کرتا ہے بلکہ معاشرتی اخلاقیات کو بھی مستحکم کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے نکاح کو سہل بنانے، غیر ضروری رسم و رواج سے پاک رکھنے اور سادگی اختیار کرنے کی نہ صرف تعلیم دی بلکہ اپنی عملی زندگی سے اس کی روشن مثالیں بھی پیش فرمائیں۔ نکاح میں سادگی اختیار کرنے اور نکاح کے عمل کو کم خرچ بنانے کے حوالے سے درج ذیل احادیثِ مبارکہ سے رہنمائی ملتی ہیں:

ا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ أَعْظَمَ النِّكَاحِ بَرَكَةً أَيْسَرُهُ مَئُونَةً۔ [۴۲]

سب سے زیادہ برکت والا نکاح وہ ہے جو خرچ میں سب سے آسان ہو۔

محدثین نے اس حدیث میں آسانی سے مراد "مہر اور نفقہ" لیا ہے۔ امام صنعانی نے نکاح میں آسانی اور سادگی پر زور دیا ہے، خاص طور پر مہر اور نکاح کے اخراجات کے حوالے سے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ نکاح کا خرچ شوہر کی استطاعت کے مطابق ہونا چاہیے اور زوجہ کو قناعت پسندی اختیار کرنی چاہیے تاکہ ازدواجی زندگی میں مالی بوجھ نہ بڑھے اور شادی کا رشتہ خوشگوار اور مستحکم رہے۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اسلام نکاح کو آسان اور کم خرچ رکھنے کی تاکید کرتا ہے تاکہ یہ فریضہ بآسانی ادا ہو اور زندگی میں مشکلات پیدا نہ ہوں۔[۴۳] علامہ ابن قیم جوزی لکھتے ہیں کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مہر میں مبالغہ کرنا ناپسندیدہ اور مکروہ عمل ہے اور یہ برکت میں کمی اور تنگی و مشکلات کا باعث بنتا ہے۔[۴۴] علامہ شوکانی نے کہا ہے کہ اس حدیث میں فضیلت دی گئی ہے سادہ نکاح کو اور مذمت کی گئی ہے پر تکلف اور مہنگے نکاح کی، کیونکہ یہ تکلیف کا سبب بنتے ہیں۔ مزید لکھتے ہیں کہ اگر نکاح میں مہر کی مقدار کم رکھی جائے گی تو فقراء بھی نکاح کی قدرت رکھنے کے قابل ہوں گے اور مشکلات بھی نہیں ہوں گی۔ اس طرح نسل میں اضافہ ہوسکے گا جو کہ نکاح کے اہم مقاصد میں سے ہے۔[۴۵] ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ نکاح میں آسانی اور کم خرچ کرنا چاہیے، یعنی مہر اور دیگر اخراجات میں سادگی اختیار کرنی چاہیے تاکہ نکاح میں برکت اور خوشی ہو۔ کم خرچ

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-10

اور قناعت نکاح کی برکت کا ذریعہ ہیں اور اس سے شادی کا رشتہ محبت اور الفت کے ساتھ قائم رہتا ہے۔ اس لیے نکاح میں آسانی اور کم بوجھ کو ترجیح دینی چاہیے۔[۴۶]

۲. حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

إِنَّ مِنْ يُمْنِ الْمَرْأَةِ تَيْسِيرَ خِطْبَتِهَا، وَتَيْسِيرَ صَدَاقِهَا، وَتَيْسِيرَ رَحِمِهَا۔[۴۷]

عورت کے مبارک ہونے کی علامات میں یہ بھی شامل ہے کہ اس کا نکاح آسانی سے ہو جائے اس کا مہر آسان ہو اور اس کا رحم سہل ہو (نطفہ قبول کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو)

علامہ البانی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔[۴۸] اور اس کا مفہوم بالکل واضح اور معاشرتی اصلاح پر مبنی ہے۔ محدثین کرام نے اس کی صحت کو تسلیم کیا اور اس کے مفہوم کو برکت، آسانی، اور خاندانی سکون سے تعبیر کیا۔ یہ حدیث نکاح میں سادگی، مہر میں آسانی، اور ولادت کی سہولت کو عورت کی خوش نصیبی کی علامات قرار دیتی ہے۔ علامہ مناوی لکھتے ہیں کہ عورت کی برکت اس بات میں ہے کہ اس کی منگنی اور نکاح کے معاملات میں آسانی ہو، اور مہر بھاری نہ ہو۔[۴۹]

۳. آپ ﷺ نے حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کا نکاح انتہائی سادگی سے فرمایا۔ مہر بھی کم تھا اور کوئی فضول خرچی یا رسم ورواج کی نمائش نہ تھی۔

لَمَّا تَزَوَّجَ عَلِيٌّ فَاطِمَةَ، قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَعْطِهَا شَيْئًا "، قَالَ: مَا عِنْدِي شَيْءٌ، قَالَ: " أَيْنَ دِرْعُكَ الْحُطَمِيَّةُ۔[۵۰]

جب علی رضی اللہ عنہ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے کہا” :اسے کچھ دے دو“، انہوں نے کہا: میرے پاس تو کچھ بھی نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا” :تمہاری حطمی زرہ کہاں ہے؟“

رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ کو حضرت فاطمہؓ کا نکاح دیا اور ان کا مہر ایک زرہ مقرر کیا۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سادگی کو صرف زبانی تعلیم نہیں دی بلکہ اپنی بیٹی کے نکاح میں اس پر عمل بھی کیا۔

ماخذ تحقیقی مجلہ
ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-10

۴. ابو داوٴد نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی روایت کے ضمن میں ابتدائے حدیث میں درج ذیل الفاظ کا اضافہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

خَيْرُ النِّكَاحِ أَيْسَرُهُ[۵۱]

بہترین نکاح آسان ترین نکاح ہے۔

امام ابو داوٴد نے ایک واقعہ بھی مذکورہ حدیث کی تائید میں نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرد اور عورت سے پوچھا کہ کیا آپ دونوں نکاح کے لیے راضی ہیں؟ دونوں نے ہاں کہا، پھر نبی ﷺ نے انہیں نکاح دیا بغیر کسی مہر کے، اور بعد میں مرد نے عورت کو اپنی خیبر کی زمین کا حصہ مہر دیا جو اس کی قیمت میں بہت زیادہ تھا۔ اس حدیث سے پتا چلا کہ بہترین نکاح وہی ہے جس میں آسانیاں ہوں مثلاً: حق مہر مناسب ہو، غیر ضروری شرائط نہ ہوں اور جو غیر شرعی رسوم و رواج اور فضولیات سے پاک ہو۔ علامہ مناوی لکھتے ہیں کہ نکاح میں برکت اور بھلائی اسی میں ہے کہ اس میں زیادہ خرچ نہ ہو، اور رشتہ قبول کرنے میں بھی آسانی ہو۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جب نکاح میں آسانی ہو اور اس پر زیادہ بوجھ نہ ڈالا جائے اور مرد و عورت میں باہمی الفت ہو تو یہ عمومی برکت کا باعث بنتا ہے۔ نکاح میں آسانی "مہر میں کمی اور دیگر نکاح متعلقہ امور جیسے ولیمہ میں سادگی" کے باعث ہوتی ہے۔ نکاح میں جس قدر خرچ کم اور قبولیت آسان ہو، وہی نکاح بہتر اور بابرکت ہوتا ہے۔ نکاح میں اگر غیر ضروری رکاوٹیں، مالی تقاضے، یا رسوم شامل نہ ہوں، تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ وہ نکاح فطری، شرعی اور ربانی اجازت کے مطابق ہے۔ اللہ کی طرف سے دی گئی آسانی کو قبول کرنا عین فلاح ہے۔[۵۲]

۵. اسلام نے نکاح کو ایک دینی، معاشرتی اور قانونی بندھن قرار دیا، جسے فضول رسومات سے پاک رکھا جانا چاہیے۔ نبوی تعلیمات میں کہیں بھی جہیز، مہنگی تقریبات، اور دیگر رسم و رواج کی اجازت نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ

أَلَا لَا تُغَالُوا بِصُدُقِ النِّسَاءِ، فَإِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا أَوْ تَقْوَى عِنْدَ اللَّهِ لَكَانَ أَوْلَاكُمْ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا أَصْدَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-10

ماخذ تحقیقی مجلہ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِ، وَلَا أُصْدِقَتِ امْرَأَةٌ مِنْ بَنَاتِهِ أَكْثَرَ مِنْ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً۔ [۵۳]

خبر دار! عورتوں کے مہر بڑھا چڑھا کر مت باندھو اس لیے کہ اگر یہ (مہر کی زیادتی (دنیا میں باعث شرف اور اللہ کے یہاں تقویٰ اور پرہیز گاری کا ذریعہ ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے زیادہ حقدار تھے، آپ نے تو اپنی کسی بھی بیوی اور بیٹی کا بارہ اوقیہ (چار سو اسی درہم (سے زیادہ مہر نہیں رکھا۔

نکاح میں سادگی خاندانوں پر معاشی دباؤ کو کم کرتی ہے، جو نوبیاہتا جوڑے کے لیے گھریلو زندگی کو آسان بناتی ہے۔ غیر ضروری رسومات خاندانی تناؤ کا باعث بن سکتی ہیں۔ اگر آج کے معاشرے میں ان تعلیمات کو اپنایا جائے تو نکاح میں تاخیر، جہیز، مہنگی تقریبات اور دیگر غیر شرعی رسوم سے نجات ممکن ہے، جو کہ خاندانی نظام کے استحکام اور معاشرتی امن کے لیے ضروری ہے۔

نیک بیوی بہترین سرمایہ ہے

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

الدُّنْيَا مَتَاعٌ، وَخَيْرُ مَتَاعِهَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ۔ [۵۴]

دنیا فائدے کی چیز ہے، اور سب سے بہترین فائدہ نیک عورت ہے۔

یہ حدیث اپنی صحت اور مضبوط سند کے باعث محدثین کے ہاں متفقہ طور پر قبول کی گئی ہے۔ ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ نیک عورت مرد کیلئے آخرت کے امور کی تیاری کرنے میں معاونت کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۲۰۱ کی تفسیر میں "فی الدنیا حسنۃ" سے مراد "نیک عورت" لیے ہیں۔ [۵۵] شیخ محمد بن صالح العثیمین کے مطابق اگر مرد کو عورت اس کے دین اور عقل و مزاج کے اعتبار سے موافق آجائے تو یہ اس کے لیے دنیا میں سب سے بہترین سرمایہ ہے، کیونکہ وہ عورت اپنے شوہر کے پیچھے اس کی گھر کی حفاظت کرے گی اور اس کی اولاد کی دینی تربیت کرے گی۔ انہوں نے اس حدیث کو حدیث "خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ" [۵۶] سے جوڑ کر کہا کہ نیک عورت اور نیک شوہر مل کر خاندان کو مضبوط بناتے ہیں۔ [۵۷]

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-10

ماخذ تحقیقی مجلہ

معاصر معاشرہ میں نکاح کا تصور

معاصر معاشرہ بالخصوص اہل مغرب نے شادی کو غیر اہم بنادیا ہے اور شادی سے انکار کر دیا ہے۔ ان کے بے ہودہ نظریات کے مطابق انسان ہر طرح کی آزادی کا حق رکھتا ہے اور اسے اپنے فطری جذبات کو جیسا چاہے ویسا پورا کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ اس معاملہ میں انسان کسی قسم کی روک ٹوک اسی طرح شادی جیسی کوئی پابندی اور بندھن کا قائل نہیں ہے۔ ان کے ہاں شادی کا تصور ہے بھی تو اس کا مقصد صرف جنسی خواہشات کا پورا کرنا رنگ رلیاں منانا، موج مستی کرنا اور سیر و تفریح کرنا پھر ایک مقررہ وقت اور مدت کے بعد ایک دوسرے سے جدا ہو جانا ہے۔ مغربی ممالک کے لوگ خصوصاً اور ان کے نقش قدم پر چلنے والے دنیا کے دیگر ممالک کے افراد عموماً بوائے فرینڈ اور گرل فرینڈ نظریے کے تحت بے حیائی بے شرمی کے شکار ہیں۔ عاشق و معشوق کی حیثیت سے بے حیا وے بے شرم بن کر زندگی گزارتے ہیں ایشیائی ممالک میں تو بعض بیوقوف اور کم عقل لوگ اخلاق سوز فلموں اور بے ہودہ ٹی وی پروگراموں کی بدولت عشق کی خاطر جان دینے اور جان لینے کی احمقانہ باتیں اور عقل کے خلاف حرکتیں بھی کرتے ہیں۔ اہل مغرب اور مغرب زدہ لوگوں نے شادی کو ایک کھیل تماشا بنا کر رکھ دیا ہے جس کی وجہ سے مغربی ممالک میں گھر گرہستی کا تصور ختم ہو گیا ہے۔ خاندان اور اقارب کا نام و نشان مٹ گیا ہے۔ ماں باپ اور بچوں کے درمیان کوئی تعلق قائم نہیں رہ گیا ہے۔ اس سنگین صورت حال سے خود مغربی ممالک کے سنجیدہ اور غیور لوگ بہت پریشان ہیں اور غور و فکر کر رہے ہیں کہ کس طرح ان تباہ کن حالات اور انسانیت سوز ماحول پر قابو پایا جائے اور سوسائٹی کو ان برائیوں اور خرابیوں سے محفوظ رکھا جائے۔

اختتامیہ

نبوی ﷺ تعلیمات سے رہنمائی لیتے ہوئے سادہ، دیندار، اور بابرکت نکاح کو فروغ دینا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اگر ان اصولوں کو فرد، خاندان اور ریاست کی سطح پر اپنایا جائے تو خاندانی نظام مستحکم اور معاشرہ پاکیزگی و سکون کا گہوارہ بن سکتا ہے۔ نبوی تعلیمات میں خاندانی نظام کے استحکام کا تصور صرف نظریاتی نہیں بلکہ ایک عملی، فطری اور آفاقی نظام ہے جو انسانیت کی فلاح و بقا کی ضمانت دیتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے نکاح کو عبادت، سنت اور ایمان کی تکمیل کا ذریعہ قرار دے کر اسے نہ صرف فرد کی عفت و عصمت بلکہ پورے معاشرے کے اخلاقی و

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-10

ماخذ تحقیقی مجلہ

سماجی تحفظ کا ضامن بنایا۔ آپ ﷺ کی حیاتِ طیبہ نکاح میں سادگی، خرچ میں کمی، دینداری و اخلاق کو معیار بنانے، اور رشتہ داری کے انتخاب میں تقویٰ کو مقدم رکھنے کا عملی نمونہ ہے۔

عصرِ حاضر میں مغربی افکار، مادی معیار، اور فضول رسومات نے نکاح کو ایک بوجھ بنا دیا ہے جس کے نتیجے میں معاشرتی بگاڑ، خاندانی انتشار، اور اخلاقی زوال پیدا ہو رہا ہے۔ اس صورتِ حال کا واحد حل نبوی حکمت عملیوں کی طرف رجوع اور ان کا عملی نفاذ ہے۔ اگر نکاح کو شریعت کے مطابق آسان، باوقار اور دینی بنیادوں پر استوار کیا جائے تو معاشرہ عفت، سکون، اور استحکام کا گہوارہ بن سکتا ہے۔ یہی نبوی منہج انسانیت کی نجات اور اسلامی معاشرت کی اصل روح ہے۔

نتائج

- نبوی تعلیمات کے مطابق نکاح محض ایک سماجی معاہدہ نہیں بلکہ عبادت، سنت، اور ایمان کی تکمیل کا ذریعہ ہے۔
- رسول اللہ ﷺ کی سیرتِ مبارکہ سے یہ حقیقت نمایاں ہوتی ہے کہ نکاح میں سادگی، کم خرچ اور دینداری کو ترجیح دینا معاشرتی فلاح کی بنیاد ہے۔
- دینداری، حسنِ اخلاق، اور قناعت کو نکاح کے لیے معیار مقرر کیا گیا ہے جس سے خاندان میں سکون، محبت، اور باہمی احترام پیدا ہوتا ہے۔
- نکاح کے ذریعے فحاشی، زنا، اور غیر اخلاقی تعلقات کی راہ بند ہوتی ہے، جس سے معاشرہ عفت و عصمت کے ماحول میں پروان چڑھتا ہے۔
- عصرِ حاضر میں مغربی تہذیب سے متاثر ہو کر نکاح سے فرار، غیر شرعی تعلقات، اور خاندانی نظام کی تباہی ایک سنگین مسئلہ بن چکی ہے۔
- مہنگی شادیوں، تاخیرِ نکاح، اور دنیاوی معیار کو ترجیح دینا معاشرتی و اخلاقی بگاڑ کا باعث بن رہا ہے۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-10

ماخذ تحقیقی مجلہ

تجاویز و سفارشات

- معاشرتی سطح پر نکاح کے عمل کو سادہ اور شرعی اصولوں کے مطابق بنانے کے لیے عملی اقدامات کیے جائیں، مثلاً: مہر کی معقولیت، تقریب کی سادگی، اور غیر ضروری رسومات کا خاتمہ۔ دینی و اخلاقی معیار کو رشتہ کے انتخاب میں اولیت دینا۔
- علماء، خطباء، اور دینی رہنما نکاح کی سنت، اس کی سادگی، اور دینی معیار کو عوام میں عام کریں۔
- تعلیمی اداروں میں نکاح، خاندان، اور اخلاقی تعلیمات کو نصاب میں شامل کیا جائے تاکہ نوجوان نسل کی دینی و اخلاقی تربیت ہو سکے۔
- والدین و سرپرستوں کو چاہیے کہ وہ اولاد کے نکاح میں تاخیر سے اجتناب کریں اور دین و اخلاق کو ترجیح دیں۔
- حکومت اور دینی ادارے مل کر ایسے معاشرتی نظام کی بنیاد رکھیں جس میں شادیوں کو بوجھ سے پاک کیا جائے، سستے اجتماعی نکاحوں کو فروغ دیا جائے اور میڈیا کے ذریعے نکاح اور خاندانی نظام کی اسلامی تعلیمات کو اجاگر کیا جائے۔

حوالہ جات

۱) فیروز آبادی، مجد الدین محمد بن یعقوب، القاموس المحیط، مؤسسۃ الرسالۃ، اشاعتِ ہشتم (۲۰۰۵ء)، ص ۲۴۶
۲) محمود، عبد الرحمٰن، عبد المنعم، معجم المصطلحات والالفاظ الفقہیۃ، دار الفضیلۃ، (۱۹۹۹م)، ج ۳، ص ۴۳۹
۳) الراغب، الاصفہانی، ابو القاسم، حسین بن محمد، المفردات فی غریب القرآن، مکتبہ نزار مصطفی الباز، ج ۱، ص ۶۵۳
۴) ابن عابدین، محمد امین، رد المحتار علی الدر المختار شرح تنویر الابصار، دار عالم الکتب، ریاض (۲۰۰۳م)، ج ۴، ص ۵۹-۶۰
۵) نووی، ابو زکریا محیی الدین یحیی بن شرف، المنہاج شرح صحیح المسلم، باب استحباب نکاح ذات الدین، مکتبہ مصریہ، ازہر، اشاعت اول (۱۹۲۹م)، جلد ۹، صفحہ ۱۷۲

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-10

٦) شوکانی، محمد بن علی، نیل الاوطار من اسرار منتقی الاخبار، دار ابن الجوزی، اشاعت اول (١٤٢٧ھ)، ج ١٢، ص ٢٠

٧) نووی، أبوزکریا محیي الدین یحیی بن شرف، المنہاج شرح صحیح المسلم، (محولہ بالا)، جلد ٩، صفحہ ١٧٤

٨) الغزالی، ابو حامد، احیاء علوم الدین، لجنۃ نشر ثقافۃ الاسلامیہ (١٣٥٦ھ)، ج ١، ص ٦٨٨

٩) طاہر القادری، نکاح اور طلاق (افادات)، مرتبہ مسز فریدہ سجاد، منہاج القرآن پبلیکیشن، اشاعت سوم (٢٠٢٠م)، ص ٩٢

١٠) تبریزی، ولی الدین، محمد بن عبد اللہ، مشکوٰۃ المصابیح کتاب النکاح، مکتبہ رحمانیہ، ج ٢، ص ٢٧٦، حدیث: ٢٩٥٩

١١) البانی، محمد ناصر الدین، صحیح الجامع الصغیر وزیادتہ، المکتب الاسلامی، اشاعت سوم (١٩٨٨م)، ص ١٣٦-١٣٧، حدیث: ٤٣٠

١٢) الغزالی، ابو حامد، احیاء علوم الدین، لجنۃ نشر ثقافۃ الاسلامیہ (١٣٥٦ھ)، ج ١، ص ٦٨٥

١٣) القاری، علی بن سلطان محمد، مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ لمصابیح، دار الکتب العلمیہ، بیروت لبنان، اشاعت اول (٢٠٠١م)، ج ٦، ص ٢٤٩-٢٥٠، حدیث: ٣٠٩٦

١٤) بخاری، ابو عبد اللہ، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، کتاب النکاح، دار التاصیل، اشاعت اول (٢٠١٢م) ج ٧، ص ٨، حدیث نمبر: ٥٠٥٥

١٥) القاری، علی بن سلطان محمد، مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ لمصابیح، (محولہ بالا) ج ٦، ص ٢٣٨، حدیث: ٣٠٨٠

١٦) نووی، أبوزکریا محیي الدین یحیی بن شرف، المنہاج شرح صحیح المسلم، (محولہ بالا) جلد ٩، صفحہ ١٧٢-١٧٣

١٧) شوکانی، محمد بن علی، نیل الاوطار من اسرار منتقی الاخبار، دار ابن الجوزی، اشاعت اول (١٤٢٧ھ)، ج ١٢، ص ٢٢ تا ٢٤

١٨) ابن حجر، عسقلانی، احمد بن علی، فتح الباری، طبع علی نفقۃ سلطان بن عبد العزیز، اشاعت اول (٢٠٠١م)، ج ٩، ص ٨ تا ١٤

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-10
ماخذ تحقیقی مجلہ

۱۹)ابن ماجہ، ابوعبد اللہ، محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، باب ماجاء فی فضل النکاح، دارالتاصیل، اشاعت اول،(۲۰۱۴م) ج ۲، ص۲۷۷، حدیث:۱۸۴۳

۲۰)نووی، أبوزکریا محیي الدین یحیی بن شرف، المنہاج شرح صحیح المسلم، (محولہ بالا) جلد ۹، صفحہ ۱۷۴اور ۱۷۶

۲۱)شوکانی، محمد بن علی، نیل الاوطار من اسرار منتقی الاخبار، (محولہ بالا)، ج ۱۲، ص ۲۶

۲۲) الغزالی، ابوحامد، احیاء علوم الدین، (محولہ بالا)، ج ۱، ص ۶۸۴

۲۳) ابن حجر، عسقلانی، احمد بن علی، فتح الباری، (محولہ بالا)، ج ۹، ص ۷-۸

۲۴) تبریزی، ولی الدین، محمد بن عبد اللہ، مشکوۃ المصابیح، (محولہ بالا)، ص ۲۷۵، حدیث:۲۹۴۵

۲۵) ترمذی، ابوعیسی، محمد بن عیسی، سنن الترمذی، باب ما جاء فیمن تنکح علی ثلاث خصال، دارالتاصیل، اشاعت دوم (۲۰۱۶م) ج ۲، ص ۲۹۵، حدیث:۱۱۱۷

۲۶) نووی، أبوزکریا محیي الدین یحیی بن شرف، المنہاج شرح صحیح المسلم، (محولہ بالا) ج ۱۰، ص ۵۲

۲۷) مناوی، محمد عبدالرؤف، فیض القدیر شرح الجامع الصغیر ،حرف الہمزۃ، دارالکتب العلمیہ، بیروت لبنان، (۲۰۰۱م)، ج ۲، ص ۴۹۳، حدیث:۲۱۱۴

۲۸) ابن حجر، عسقلانی، احمد بن علی، فتح الباری، (محولہ بالا)، ج ۹، ص ۳۵تا۳۹

۲۹)شوکانی، محمد بن علی، نیل الاوطار من اسرار منتقی الاخبار، (محولہ بالا)، ج ۱۲، ص ۳۲-۳۳

۳۰) القاری، علی بن سلطان محمد، مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ لمصابیح، (محولہ بالا)، ج ۶، ص ۲۴۰، حدیث:۳۰۸۲

۳۱) ترمذی، ابوعیسی، محمد بن عیسی، سنن الترمذی، باب ما جاء فیمن ترضون دینہ فزوجوہ، (محولہ بالا) ج ۲، ص ۲۹۳-۲۹۴، حدیث:۱۱۱۵

۳۲) ابن قیم، الجوزی، ابوعبداللہ ، محمد بن ابوبکر، زاد المعاد فی ھدی خیر العباد، دارابن حزم، اشاعت سوم (۲۰۱۹م)، ج ۵، ص ۲۲۰-۲۲۲

۳۳)شوکانی، محمد بن علی، نیل الاوطار من اسرار منتقی الاخبار، (محولہ بالا)، ج ۱۲، ص ۱۰۲

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-10
ماخذ تحقیقی مجلہ

۳۴) البانی، محمد ناصر الدین، سلسلہ احادیث صحیحہ (اردو)، مترجم: ابوالحسن عبدالمنان راسخ وابومیمون محفوظ احمد عوان، مکتبہ قدوسیہ، اشاعت (۲۰۰۹ء)، ص۳۵۳-۳۵۴، حدیث:۱۸۸۶

۳۵) الغزالی، ابوحامد، احیاء علوم الدین، لجنۃ نشر ثقافۃ الاسلامیہ (۱۳۵۶ھ)، ج۱، ص۶۸۴

۳۶) مناوی، محمد عبدالرؤف، فیض القدیر شرح الجامع الصغیر، (محولہ بالا)، ج۱، ص۳۱۳-۳۱۴، حدیث:۳۴۷

۳۷) القاری، علی بن سلطان محمد، مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ لمصابیح، (محولہ بالا)، ج۶، ص۲۴۶، حدیث:۳۰۹۰

۳۸) ابن ماجہ، ابوعبداللہ، محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، (محولہ بالا)، ج۲، ص۲۸۲ حدیث ۱۸۴۶

۳۹) البانی، محمد ناصر الدین، سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ، مکتبہ معارف، ریاض، اشاعت دوم (۱۹۸۸ء)، ج۳، ص۱۷۲، حدیث:۱۰۶۰

۴۰) شوکانی، محمد بن علی، نیل الاوطار من اسرار منتقی الاخبار، (محولہ بالا)، ج۱۲، ص۳۴-۳۵

۴۱) منذری، ابومحمد زکی الدین عبدالعظیم، الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف، اکبر بک سیلز (۲۰۱۷م)، ج۲، ص۵۴۹-۵۵۰

۴۲) تبریزی، ولی الدین، محمد بن عبداللہ، مشکوٰۃ المصابیح، (محولہ بالا)، ج۲، ص۲۷۶، حدیث:۲۹۶۰

۴۳) صنعانی، محمد بن اسماعیل، التنویر شرح الجامع الصغیر، دارالسلام ریاض، اشاعت اول (۲۰۱۱م)، ج۲، ص۵۰۳، حدیث:۱۱۸۲

۴۴) ابن قیم، الجوزی، ابوعبداللہ، محمد بن ابوبکر، زاد المعاد فی ھدی خیر العباد، (محولہ بالا)، ج۵، ص۲۴۷-۲۴۸

۴۵) شوکانی، محمد بن علی، نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار من احادیث سید الاخیار، (محولہ بالا)، ۶، ص۳۱۳

۴۶) القاری، علی بن سلطان محمد، مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ لمصابیح، (محولہ بالا)، ج۶، ص۲۵۰، حدیث:۳۰۹۷

۴۷) سیوطی، جلال الدین، عبدالرحمٰن، جامع الاحادیث: الجامع الصغیر وزوائدہ الجامع الکبیر، دارالفکر (۱۹۹۴م)، ج۲، ص۴۰۰، حدیث:۶۲۳۵

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-10
ماخذ تحقیقی مجلہ

۴۸) البانی، محمد ناصر الدین، صحیح الجامع الصغیر وزیادتہ، المکتب الاسلامی، اشاعت سوم (۱۹۸۸م)، ص ۴۴۴، حدیث ۲۲۳۵:

۴۹) مناوی، محمد عبدالرؤف، فیض القدیر شرح الجامع الصغیر، حرف الخاء، (محولہ بالا)، ج۲، ص۶۸۸، حدیث:۲۵۰۳

۵۰) ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، سجستانی، السنن لامام ابی داؤد، دارالتاصیل، اشاعت اول (۲۰۱۵م) ج۴، ص۱۵۱، حدیث:۲۱۱۴

۵۱) ایضاً، ج۴، ص۱۴۷، حدیث:۲۱۰۶

۵۲) مناوی، محمد عبد الرؤف، فیض القدیر شرح الجامع الصغیر، (محولہ بالا)، ج۳، ص۲۴۲، حدیث:۴۰۴۷

۵۳) ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، سجستانی، السنن لامام ابی داؤد، باب فیمن تزوج ولم یسم صداقا حتی مات، (محولہ بالا)، ج۴ص۱۴۰، حدیث ۲۰۹۵

۵۴) مسلم بن حجاج، قشیری، صحیح مسلم، دارالتاصیل، اشاعت اول (۲۰۱۴م) ج۴، ص۱۰۴، حدیث:۱۴۹۲

۵۵) القاری، علی بن سلطان محمد، مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، (محولہ بالا)، ج۶، ص۲۴۱، حدیث:۳۰۸۴

۵۶) ترمذی، ابوعیسی، محمد بن عیسی، سنن ترمذی، باب فی فضل ازواج النبی ﷺ، (محولہ بالا)، ج۴، ص۵۶۹، حدیث نمبر:۴۲۵۱

۵۷) العثیمین، محمد بن صالح، شرح ریاض الصالحین، مدارالوطن للنشر ریاض، اشاعت عام (۱۴۲۶ھ)، ج۳، ص۱۳۵ تا ۱۳۷